پاکستان کا معاشی استحکام: قرآن وسنت کی روشنی میں حکمت عملی

Economic Stability of Pakistan: Strategies in the Light of the Qur'an and Sunnah

Dr. Ahmad Raza
Assistant Professor, Department of Islamic Though, History and Culture, Allama Iqbal Open University, Islamabad:
ahmad.raza@aiou.edu.pk

Rabia
PhD Scholar, Dept. of Islamic Learning, University of Karachi, Karachi:
rabiaraza26@gmail.com

ABSTRACT

Pakistan is an Islamic democratic country based on the religion of Islam. In Article 2A of the Constitution of Pakistan, 1973, it has been determined that "Muslims of Pakistan shall live their lives in accordance with Islamic teachings and the state shall take necessary measures in this regard." Articles 37 and 38 make it clear that "the country is without discrimination of religion and caste." Provide adequate employment facilities to the citizens within the resources available in the country and provide for the human needs of such people as food, clothing, shelter, medical care and accommodation for those who are or have not been able to earn livelihood, are temporarily unemployed, due to illness or other Due to reasons, I am not able to make an acquisition at the moment. But until now in 2023, these guarantees and promises of the constitution could not be implemented correctly. Today, the situation is that Pakistan's economy has been destroyed. IMF, World Bank, Asian Bank, friendly countries China, Saudi Arabia, Arab Emirates, Qatar, etc. are also shying away from helping without solid guarantees and assurances. The changing state of the economy has made the lives of the people miserable, but there is no way to improve. Pakistan was built in the name of Allah and His Messenger, peace be upon him, and God willing, it will last until the dawn of judgment. God bless this country. Survival and safety is connected with following the teachings of the Quran and Sunnah. To prove Pakistan as a dignified Islamic welfare democratic state in the 21st century, it is necessary to follow the words of Allah Almighty and the holy life of the Prophet .ﷺFor economic and social stability, every individual and institution of the country will have to play their role. For the stability of the country's economy, the problems have been revealed in research and their appropriate solutions have been suggested.

پاکستان کا معاشی استحکام: قرآن وسنت کی روشنی میں حکمت عملی

Keywords: *Economic Stability, Pakistan, Strategies, Qur'an, the Prophet's Life.*

موضوع کا تعارف واہمیت

معیشت معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی ہے اوراسے ترقی یافتہ بنانے کا مجرب آلہ ہے۔ یہ انسانی فلاح و بہبود کا ذریعہ ہے۔ اس سے قدرتی وسائل زمین، پانی، محنت اور سرمائے کا منصفانہ وپائیدار انتظام کیا جاتا ہے۔ معاشیات ایک سماجی سائنس ہے جو ان عوامل کا مطالعہ کرتی ہے جو وسائل اور خدمات کی پیداوار، ان کی منصفانہ تقسیم اور کھپت کا تعین کرتے ہیں۔ اس کا مقصد لوگوں کی روزمرہ زندگی میں حالاتِ زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معیشت کو معاشرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی یہ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں۔ معاشرت کے بغیر معیشت کچھ نہیں اور معیشت کے بغیر معاشرہ بے جان ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے معاشرت اور معیشت دونوں کو انسانی بقااور فلاح کا ذریعہ بنایا ہے۔

پاکستان اسلامی جمہوری ملک ہے جس کی اساس دین اسلام ہے۔ آئین پاکستان 1973ء کے آرٹیکل 2اے میں یہ بات طئے کردی گئی ہے کہ "پاکستان کے مسلمان اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گذاریں گے اور ریاست اس حوالے سے ضروری اقدامات کرے گی"[1]۔ آرٹیکل 37 اور 38 میں واضح کر دیا گیا ہے کہ "مملکت بلا امتیاز مذہب و نسل تمام شہریوں کو ملک میں دستیاب وسائل کے اندر مناسب روزگار کی سہولتیں مہیا کرے گی اور ایسے لوگوں کی انسانی ضروریات یعنی غذا، لباس، مسکن، معالجہ اور قیام کی کفیل ہو گی جو اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں یا نہ رہے ہوں، عارضی طور پر بے روزگار ہوں، بیماری یا دوسرے وجوہ سے فی الحال سعی اکتساب پر قادر نہ ہوں"[2]۔ لیکن تاحال (2023ء تک) آئین کی ان ضمانتوں اور وعدوں پر صحیح طور پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔

آج حالت یہ ہے کہ پاکستان کی معیشت تباہ چکی ہے۔ آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، ایشین بینک، دوست ممالک چائنہ، سعودی عرب، عرب امارات، قطر وغیرہ بھی بغیر ٹھوس ضمانت اور یقین دہانی کی مدد سے کتراتے ہیں۔ معیشت کی ابتر حالت عوام کی زندگی اجیرن کیے ہوئے ہے لیکن بہتری کی کوئی راہ سجھائی نہیں دیتی۔

---

[1] ۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور (ترمیم شدہ لغایات 7 جنوری 2015)، قومی اسمبلی پاکستان، آرٹیکل 2اے

[2] ۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور، آرٹیکل 37۔38

پاکستان اللہ اوراس کے رسول مکرم ﷺ کے نام پر بنا تھااوران شاءاللہ صبح قیامت تک قائم رہے گا۔اس مملکت خداد کی بقاءوسلامتی قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل پیراہونے سے جڑی ہوئی ہے۔اکیسویں صدی میں پاکستان کوایک باوقاراسلامی فلاحی جمہوری مملکت ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے کلام اور نبی کریم ﷺ کی سیرت مطہرہ پر عمل ضروری ہے۔

معاشی ومعاشرتی استحکام کے لیے مملکت کے ہر فرداورادارے کواپنا قومی کرداراداکرناپرے گا۔مقالہ ہذامیں قرآنی تعلیمات اور سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں ملکی معیشت میں استحکام کے لیے تحقیقی انداز میں مسائل کواجاگر کیاگیاہے اوران کامناسب حل تجویز کیاگیاہے۔

پاکستان کی موجودہ معاشی صورت حال: تحقیقی جائزہ

مالی سال2023ء میں پاکستان کی موجودہ معاشی صورت حال کاجائزہ درج ذیل ہے:

مہنگائی(Inflation)

اس وقت پاکستان کی معیشت تباہی کے دہانے پر ہے۔آئی ایم ایف رپورٹ کے مطابق پاکستان میں مالی سال2023 میں افراط زر(Inflation) تقریباً 27.1 فیصد رہے گا۔سٹیٹ بینک آف پاکستان نے 2مارچ2023 کومانیٹری پالیسی جاری کی جس میں افراط زر(Inflation)31.5فی صد بیان کیاگیاہے۔[3]

مالی خسارہ/سی اے ڈی(Current Account Deficit)

آئی ایم ایف کی آؤٹ لک رپورٹ کے مطابق پاکستان کامالی سال2023میں سی اے ڈی2.3 فیصد ہو گا۔ رپورٹ کے مطابق مالی سال2023 میں پاکستان کامالیاتی خسارہ6.8 فیصد رہے گا۔سٹیٹ بینک کے مطابق مالی سال 2022-2023میں سی اے ڈی3.8ارب ڈالرز ہو چکاہے۔[4]

جی ڈی پی(GDP)

[3] -https://www.sbp.org.pk/m_policy/2023/MPS-Mar-2023-Eng.pdf

[4] -https://www.sbp.org.pk/m_policy/2023/MPS-Mar-2023-Eng.pdf

آئی ایم ایف کی آؤٹ لک رپورٹ کے مطابق مالی سال 2023 میں جی ڈی پی کا حجم 85.4 کھرب روپے ہو گا۔[5] ایشین ڈولپمنٹ بینک کے مطابق اپریل 2023 میں جی ڈی پی گروتھ 0.6 فی صد ہو چکی ہے[6]۔ یہ بہت ہی پریشان کن صورت حال ہے۔ اس کی وجہ سے غربت، مہنگائی اور بے روزگاری میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

غربت

ورلڈ بینک نے 4 اپریل 2023ء کو تقریباً 40 لاکھ پاکستانیوں کے نچلے درجے کی درمیانی آمدن فی یوم 3.6 ڈالر یعنی 1000 روپے غربت کی لکیر سے نیچے گرنے کا تخمینہ لگایا تھا۔ جس کی وجہ سے اقتصادی ترقی 5 فیصد کے ہدف کے مقابلے میں صرف 0.4 فیصد رہ گئی ہے۔ ورلڈ بینک نے خبر دار کیا ہے کہ پاکستان میں غربت کی شرح مالی سال 2023 میں 37.2 فیصد ہونے کا امکان ہے۔[7]

قدرتی آفات

سال 2022ء میں پاکستان میں شدید سیلاب آیا۔ اس سیلاب سے سندھ اور بلوچستان شدید متاثر ہوئے۔ پنجاب، خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر کے کچھ علاقے مکمل یا جزوی طور پر سیلاب سے متاثر ہوئے۔ مکانات، کاروبار اور فصلیں تباہ ہو گئیں۔ اگرچہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل Antonio Guterres نے پاکستان کا دورہ کیا اور پوری دنیا سے مدد کی اپیل کی لیکن خاطر خواہ مدد نہ ہوئی۔ اپریل 2023ء تک سندھ اور بلوچستان کے سیلاب سے 20.6 ملین پاکستانی متاثر ہوئے۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے برطانوی اخبار The Guardian کو بتایا کہ تباہ شدہ علاقے غربت اور بے بسی کی تصویر بنے ہوئے ہیں جن کی بحالی کا تخمینہ 30 سے 35 ارب ڈالر ہے[8]۔

بے روزگاری

آئی ایم ایف کی ورلڈ اکنامک آؤٹ لک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں بے روزگاری کی شرح 2021 میں 7.4 فیصد تھی جبکہ اس سال 2022 میں 7 فیصد اور اگلے سال 2023 میں 6.7 فیصد رہنے کا تخمینہ تھا۔ ورلڈ بینک کے مطابق 2019-2021 میں بے روزگاری میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ پچھلے 67 سالوں میں پہلی دفعہ شرحِ نمو میں

---

[5] ۔روزنامہ ایکسپریس، 11 اپریل 2023

[6] -https://www.adb.org/news/pakistan-economic-recovery

[7] ۔ڈان نیوز، 15 اپریل 2023

[8] -https://www.unicef.org/emergencies/devastating-floods-pakistan-2022

منفی اضافہ ہوا ہے۔ معاشی عدم استحکام اور تنزلی میں مزید اضافہ کرونا وبا(Covid 19)سے بھی ہوا ہے۔ مختلف بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں بے روزگار لوگوں کی تعداد ایک کروڑ سے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ اس میں سب سے بڑی تعداد نوجوانوں کی ہے۔ اس تعداد میں 2030 تک مزید اضافہ متوقع ہے۔[9]

کرپشن

ٹرانسپریسی انٹرنیشنل کی رپورٹ 2022 کے مطابق 180 ممالک کی فہرست میں پاکستان کرپشن کے لحاظ سے 140 ویں نمبر ہے۔ 2018 میں پاکستان 117 ویں نمبر پر تھا۔[10]

سود

پاکستان کی پوری معیشت سودی نظام پر کھڑی ہے۔ سٹیٹ بینک نے مالی سال 2022-2023ء میں شرح سود 21.98 فی صد رکھی ہے[11]۔ اس سے روپے کی قدر میں کمی، مہنگائی، غربت اور بے روزگاری میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

قرض

مالی سال 2022-2023 میں پاکستان کا کل بجٹ 9.6 کھرب روپے کا ہے۔ پاکستان پر موجودہ قرضہ تقریباً 43.928 ارب ڈالرز یعنی پاکستان کے جی ڈی پی کا 97 فیصد ہے۔ اپریل 2023 سے جون 2026 تک پاکستان کو بیرونی قرضوں کی مد میں 77.5 ارب ڈالرز کی ادائیگی کی ضرورت ہے[12]۔

پاکستانی معیشت پر یہ ایک بہت بڑا بوجھ ہے۔ اگلے تین سالوں (2023-2026) میں بڑی ادائیگیاں چینی مالیاتی اداروں، آئی ایم ایف، سعودی عرب، قطر، عرب امارات اور نجی قرض دہندگان کو ہوں گی۔ اس طرح پاکستان کو قریب المدت قرضوں کی ادائیگی کے دباؤ کا سامنا ہے۔

پاکستان اور آئی ایم ایف کی ڈیل

پی ٹی آئی کے دور حکومت 2019ء میں آئی ایم ایف سے قرض کا معاہدہ کیا گیا۔ اپریل 2022 میں عدم اعتماد کے نتیجے میں پی ٹی آئی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ جون 2022ء میں پی ڈی ایم کی حکومت نے مالی سال

9- https://www.theguardian.com/world/2022/oct/06/pakistani-pm-says-he-should-not-have-to-beg-for-help-after-catastrophic-floods
10- https://www.transparency.org/en/countries/pakistan
11- https://www.sbp.org.pk/m_policy/2023/MPS-Mar-2023-Eng.pdf
12- https://www.ceicdata.com/en/indicator/pakistan/total-loans

2022-2023 کے لیے آئی ایم ایف کو 6 بلین ڈالرز بیل آؤٹ ڈیل کو دوبارہ شروع کرنے پر آمادہ کیا، جس پر 2019 میں پی ٹی آئی کی حکومت اور آئی ایم ایف نے اتفاق کیا تھا۔ آئی ایم ایف کے ساتویں اور آٹھویں جائزے، اسٹاف لیول مشاورت ،مزید اضافی ٹیکسوں اور دوست ممالک کی تحریری یقین دہانیوں کے باوجود اپریل 2023ء تک قرض کی قسط جاری نہیں ہو سکی[13]۔اس وجہ سے پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی، مہنگائی اور غربت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

بیرونی دباؤ

پاکستان پر امریکا کا دباؤ مسلسل رہتا ہے۔پاکستان امریکا کے ساتھ جتنا بھی تعلق بہتر بنانے کی کوشش کرلے نتیجہ خاطر خواہ نہیں آتا۔امریکا نے پاکستان اور چین کے دوستانہ تعلقات اور چین کی طرف سے فراہم کردہ قرضے پر شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ 15 فروری 2023 کو اسلام آباد کے دورے کے دوران امریکی محکمہ خارجہ کے قونصلر Derek Chollet نے کہا کہ "ہم نہ صرف یہاں پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں چینی قرضوں، یا چین پر واجب الادا قرضوں کے بارے میں اپنے خدشات کے بارے میں بالکل واضح ہیں۔"[14]

غیر مستحکم معاشی پالیسی

پاکستان کی معاشی حالت کی ابتری کی ایک اہم وجہ غیر مستحکم معاشی پالیسی ہے۔وہ ممالک جہاں ترقی ہورہی ہے اوران کی معیشت بہتر سے بہتری کی طرف گامزن ہے وہاں معاشی پالیسی کو مستحکم اور ترقی یافتہ بنایا جاچکا ہے۔امریکہ، یورپ، چائنہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک میں حکومتوں کی تبدیلی کے باوجود معاشی پالیسی میں تبدیلی نہیں آتی۔یہ تماشا صرف پاکستان اور کچھ ترقی پذیر ممالک میں ہی لگا ہوا کہ یہاں کوئی مستحکم معاشی پالیسی نہیں ہے۔یہاں کا فارمولہ ہے حکومت تبدیل تو معاشی پالیسی بھی تبدیل۔اس سوچ کی وجہ سے پاکستان آج قرضوں میں جکڑا ہوا ہے اور شدید مالی بحران کا شکار ہے۔عام آدمی کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔

سیاسی عدم استحکام

---

[13]-https://www.imf.org/en/News/Articles/2022/07/13/pr22255-pakistan-staff-level-agreement-on-7th-and-8th-eff-review

[14]-https://thefinancialexpress.com.bd/economy/global/us-says-it-is-concerned-about-debt-owed-to-china-by-pakistan

پاکستان نام اور آئین کے اعتبار سے جمہوری ملک ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اس کی 75 سالہ تاریخ میں طویل آمریت اور مارشل لاء کی حکمرانی رہی ہے۔ 2018 سے اپریل 2023 شدید سیاسی عدم استحکام کے سال شمار ہوئے ہیں۔ 2018 کے عام انتخابات میں اسٹیبلشمنٹ وعدلیہ کی مداخلت اور RTS کے شٹ ڈاؤن سے لے کر اپریل 2022 میں عمران حکومت کے خاتمے تک پاکستان میں ایک عجیب ماحول رہا۔ سیاسی کشیدگی اور سیاسی انتقام ومظالم کی نئی تاریخ رقم ہوئی۔ پی ڈی ایم کی مشترکہ قومی حکومت کی ابتدا اپریل 2022 سے لے کر اپریل 2023 کے موجودہ دنوں تک سیاسی عدم استحکام، سیاسی نفرت اور عدلیہ کے ایڈونچر نے رہی سہی کسر نکال دی ہے۔ اس وقت پاکستان شدید سیاسی، معاشرتی اور معاشی بحران کا شکار ہو چکا ہے۔

پاکستان کے معاشی استحکام کے لیے حکمت عملی: قرآن وسنت کی روشنی میں

پاکستان اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اس کی بنیاد لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ہے۔ اس کا خواب علامہ محمد اقبال نے دیکھا۔ قائداعظم محمد علی جناح نے اس خواب کو مسلمانان برصغیر کی لازوال محنت، اخلاص اور قربانیوں سے شرمندہ تعبیر کر دیا۔ پاکستان ایک عظیم اسلامی مملکت اور ایٹمی طاقت ہے۔ لاکھوں شہداء اور غازیوں کی جرات وبہادری کا ثمر ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں ہونے دے گا۔ نیک ومخلص قیادت اور باہمت عوام اس کی حفاظت میں ہمہ تن مصروف ہیں اور رہیں گے ان شاءاللہ۔ اگرچہ موجودہ دور میں پاکستان کے معاشی حالات بالکل ٹھیک نہیں ہیں لیکن مایوس ہونے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اگر نیت نیک ہو، جذبہ کامل ہو اور عمل پیہم ہو تو پاکستان کے معاشی حالات قرآنی تعلیمات اور سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں بہتر ہو سکتے ہیں۔ سطور مندرجہ ذیل میں ملکی معاشی استحکام کے لیے قرآن وسیرت النبی ﷺ کی روشنی میں چند اقدامات زیر بحث لائے گئے ہیں جن پر عمل کر کے پاکستان کو معاشی استحکام سے ہم کنار کیا جا سکتا ہے۔

سیاسی استحکام کی حکمت عملی سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد مکہ معظمہ میں 13 سال گذار کر یثرب کی طرف ہجرت کی اور اسے مدینۃ الرسول بنایا۔ یہاں سب سے پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی گئی۔ مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر کی گئی[15]۔ انصار ومہاجرین کے مابین مواخات قائم ہوئی۔ مدینہ کے گردونواح میں رہائش پذیر یہودی ودیگر قبائل

[15] ۔ حلبی، علامہ علی بن برھان الدین، انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1428ھ، ج2، ص72

کے درمیان میثاق کا عظیم الشان عمل انجام دیا گیا[16]۔اس کا فوری نتیجہ یہ بر آمد ہو کہ مدینہ منورہ اور اس کے اطراف میں موجود اوس وخزرج کے قبائل، یہودیوں کے قبائل اور دیگر قبائل میں جاری رقابتیں ختم ہو گئیں۔صنعت وتجارت کو استحکام ملا اور روزگار کے مواقع میسر آئے۔

موجودہ دور میں پاکستان جس طرح کے سیاسی، معاشرت، معاشی، آئینی اور عدالتی مسائل کا شکار ہے اس سے نجات کا بہترین طریقہ قرآن مجید اور سیرت النبی ﷺ سے حاصل ہونے والی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہے۔ عہد نبوی ﷺ وعہد خلفائے راشدین کی اسلامی ریاست کا سب سے اہم اصول یہ تھا کہ حکومت کا نظام مشورے سے چلایا جائے۔یہ اصول اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عطا فرمایا ہے:

اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ [17]

"مسلمانوں کے معاملات باہمی مشورے سے چلتے ہیں"۔

شورائیت کو اہل ایمان کی بہترین صفات میں شمار کیا گیا ہے۔اس بنا پر مشاورت اسلامی طرز زندگی کا ایک اہم ستون ہے اور مشورے کے بغیر اجتماعی کام چلانا نہ صرف جاہلیت کا طریقہ ہے بلکہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے ضابطے کی صریح خلاف ورزی ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جب تمہارے حکام تم میں سے بہترین لوگ ہوں، خوش حال لوگ سخی ہوں اور تمہارے معاملات باہمی مشورہ سے چل رہے ہوں تو تمہارے لیے زمین کے اوپر کا حصہ اس کے نچلے حصے سے بہتر ہے"۔[18]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہمارے درمیان کوئی ایسا واقعہ رونما ہو جائے جس کے بارے میں نہ کوئی امر ہو اور نہ نہی ہو تو ایسے واقعہ کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ فرمایا:"اس بارے میں عبادت گزار اور دیانت دار ماہرینِ شریعت سے مشورہ کر لیا کرو اور انفرادی رائے اختیار نہ کرو"۔[19]

نبی اکرم ﷺ ہر غیر منصوص اور اہم معاملہ میں مشورہ فرمایا کرتے تھے خواہ وہ امور دینی احکام سے متعلق ہوں، جنگ سے متعلق ہوں یا پھر ان کا تعلق ریاست کے انتظامی معاملات سے ہو۔البتہ منصوص احکام شرعیہ

---

[16] ۔امام ابن ہشام، عبد الملک، السیرۃ النبویۃ، دار المعرفہ، بیروت، 1432ھ، ج1، ص178

[17] ۔سورۃ الشوریٰ:38

[18] ۔امام ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، السنن، دار لکتب العربی، بیروت 1438ھ، کتاب الفتن عن رسول اللہ ﷺ، حدیث نمبر:2266

[19] ۔الہیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، دار الکتب العربی، بیروت، 1425ھ، ج1، ص178

میں آپ ﷺ کسی سے مشورہ نہیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق آپ جس چیز کو چاہتے فرض یا واجب یا حرام قرار دیتے۔ اس ضمن میں تاریخی مثالیں کتب تاریخ وسیرت میں موجود ہیں۔ بعض مثالیں ایسی بھی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے شوریٰ کی رائے کے مقابلے میں اپنی رائے کو ترک کر دیا۔ چنانچہ قرآن مجید اور سیرت النبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل درآمد کی بہترین صورت یہ ہے کہ پاکستان کی شوریٰ یعنی پارلیمان تمام ملکی مسائل پر مشورت اور غوروخوض کرکے پائیدار لائحہ عمل مرتب کرے۔ حکومت اس پر عمل کرے اور ملک کو ترقی کی شاہرہ پر گامزن کرنے کی کوشش کرے۔

معاشی استحکام کی حکمت عملی سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

ہجرت کے پہلے سال میں ہی مدینہ منورہ میں سیاسی استحکام قائم کرکے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے معاش کی طرف خصوصی توجہ دی۔ آپ ﷺ کے پاس جو مال بھی آتا تھا آپ اسے فوراً مستحق صحابہ میں تقسیم کر دیتے تھے۔ مسجد نبوی سے متصل جہاں ازواجِ مطہرات کے لیے حجرے تعمیر کیے گئے وہیں بیت المال کے لیے ایک کمرہ بھی تیار کیا گیا۔ کسی بھی حکومت یا نظام حکومت کے مالیاتی نظام کا جائزہ لینے کے لیے آغاز بیت المال یا سرکاری خزانہ سے کرنا پڑتا ہے۔ بیت المال دراصل اس عمارت یا چار دیواری ہی کا نام نہیں جہاں سرکاری رقوم یا اموال اکٹھے کیے جاتے ہیں بلکہ اس پورے نظام یا پالیسی کا نام ہے جس پر مالیاتی نظام کا پورا ڈھانچہ اُٹھایا جاتا ہے۔ علامہ ذہبی نے لکھا ہے: "آپ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیت المال کی کوئی خاص عمارت نہیں تھی۔ جو کچھ بھی آپ ﷺ کے پاس آتا آپ ﷺ اُسے بغیر روکے یا جمع کیے مستحقین میں تقسیم فرما دیا کرتے تھے یا ضروری مدات پر خرچ کر دیا کرتے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اسلامی ریاست کا آغاز تھا اور مالی وسائل بھی کم تھے"[20]۔ لیکن یہ بات قرینِ قیاس نہیں کہ اتنی بڑی سلطنت اور اس کے نظام کو چلانے کے لئے جس قدر اخراجات کی ضرورت تھی اس کے لیے بیت المال کا انتظام نہ ہو۔ غزوہ بدر سے کفار ومشرکین کے خلاف باقاعدہ قتال کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ مدینہ منورہ میں آنے والے وفود کو آپ ﷺ تحائف اور سفر خرچ بھی دیا کرتے تھے ۔یہودیوں سے حاصل کیے گئے خیبر اور فدک کی آمدن بھی آرہی تھی۔ بعض قبائل جزیہ بھی دے رہے تھے۔ لہٰذا ڈاکٹر حمید اللہ کی یہ رائے درست ہے کہ "مسجدِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے متصل ایک کمرہ تھا جس کی کڑی نگرانی کی جاتی تھی۔ اس میں سرکاری اَموال اور اجناس رکھے جاتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس کی نگرانی

[20] ۔ الذہبی، حافظ شمس الدین محمد بن احمد، دول الاسلام فی التاریخ، دار العلم، بیروت، 1422ھ، ج1، ص8

کرتے تھے۔ یہ پہلا بیت المال تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ پہلے وزیر مالیات تھے"[21]۔ اس کی تائید ابنِ قیمؒ الجوزیہ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ "حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مالی معاملات کے نگران تھے"۔[22]

رسول اللہ ﷺ کی قائم کردہ اسلامی ریاست کے ذرائع آمدن جنہیں بیت المال میں جمع کیا جاتا تھا درج ذیل تھے:

(1)صدقات نافلہ،(2)اموال غنیمت واموال فئی، (3)جزیہ، (4)زکوۃ، (5)عشر، (6)خراج، (7)اوقاف،(8)قرض حسنہ۔

ان مدات سے حاصل ہونے والی آمدن کو مستحق مسلمانوں کی فلاح وبہبود پر خرچ کیا جاتا تھا۔ صدقاتِ نافلہ جس وقت آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیے جاتے تھے تو آپ ﷺ انہیں صحابہ کرام میں تقسیم کر دیتے۔ کفار ومشرکین اور یہودیوں سے قتال کے نتیجے میں اموال غنیمت یا اموال فئی حاصل ہوئے تو انہیں بھی صحابہ میں تقسیم کیا گیا۔ جن غیر مسلموں نے جزیہ دینا منظور کیا انہیں امان دی گئی اور جزیہ کی رقم مسلمانوں کی فلاح میں خرچ کی گئی۔ زکوۃ وعشر سے حاصل ہونے والے اموال واجناس مسلمانوں میں تقسیم کیے گئے۔ اوقاف سے حاصل ہونے والے اموال اور جاگیروں کو بھی اسلامی ریاست کے باشندوں کی فلاح میں خرچ کیا گیا۔ بوقت ضرورت رسول اللہ ﷺ قرض حسنہ بھی لیا کرتے اور اس سے اپنے اہل وعیال یا غریب افراد کی ضرورت پوری کرتے۔ اور جب اموال کی کثرت ہو جاتی تو قرض کی ادائیگی فوراً کر دیتے تھے۔

غربت ،بے روزگاری اور مہنگائی کے خاتمہ کی حکمت عملی سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

اسلام نے غربت اور بے روزگاری کے خاتمے کیلئے سستی وکاہلی کو ایک طرف اتار پھینکنے کا حکم دیتے ہوئے کام کرنے کی دعوت دی ہے۔ غربت کا خاتمہ اور تلاشِ رزق کے لیے کوشش، اسباب اور وسائل بروئے کار لانا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی پاسداری اور اچھی عادت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[21] ۔ڈاکٹر محمد حمید اللہ، خطباتِ بہاولپور، جامعہ اسلامیہ بہاولپور، 2015ء، ص183

[22] ۔ابن قیم الجوزیہ، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر، زاد المعاد، دار الکتب العربی، بیروت، 1433ھ، ج1، ص23

فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ[23]

"اس کے راستوں میں چلواوراس کے رزق میں سے کھاؤاوراسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے"۔

یہ حکم اسی لئے دیا گیاہے کہ غریب آدمی خود سے معاشرے کا سرگرم رکن بن جائے، اپنی کمائی کھائے، کمر سیدھی رکھے، عزت وآبرو کی حفاظت کرے، اولاد کی عزت افزا تربیت کرے جو اچھے معاشرے کی بنیاد بن سکیں۔ان کی تعمیر وترقی کے لیے کوششیں کرتا رہے تاکہ ایک دن اولاد اطاعت و معرفتِ الٰہی کیلئے مدد و معاون ثابت ہو۔علم وہنر، دست کاری، زراعت اور تجارت کے کام شرف وعزت کے حامل ہیں۔ان تمام کاموں کو انسان اپنے جسمانی اعضا اور عقل کو بروئے کارلا کر انجام دیتاہے۔یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"کسی نے بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا"۔[24]

رسول اللہ ﷺ خود بھی محنت کرکے بسر اوقات کیا کرتے تھے۔ایک حدیث میں ہے کہ "اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔صحابہ نے سوال کیا یاسول اللہ ﷺ کیا آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ہاں میں بھی چند قیراط اجرت پر اہل مکہ کی بکریاں چراتا تھا"۔[25]

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا کسب سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی محنت کی کمائی اور ہر قسم کی دیانتدارانہ تجارت سے۔[26]

غربت اور مہنگائی کی ایک بہت بڑی وجہ ناجائز ذخیرہ اندوزی بھی ہے جسے فقہی اصطلاح میں احتکار کہاجاتاہے۔جب لوگوں کو اشیائے ضروریہ کی شدید حاجت ہو اس وقت تاجروں اور سرمایہ داروں کا ان اشیا کو اس نیت کے ساتھ چھپالینا کہ مہنگے داموں انہیں فروخت کیا جائے گا احتکار کہلاتا ہے۔یہ ایک جرم اور مجرمانہ و

---

[23]۔سورۃ الملک:15

[24]۔امام بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار لکتب العربی، بیروت 1438ھ، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ ،حدیث 2072

[25]۔امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاجارہ، باب رعی الغنم علی قراریط، حدیث 2262

[26]۔امام بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، السنن الکبری، دارالتراث العربی، بیروت، 1428ھ، حدیث 10701

سفاکانہ عمل ہے۔ ایسے سفاک لوگوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزوں میں ذخیرہ اندوزی کرے گا وہ کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہو جائے گا اور افلاس کا شکار ہو جائے گا"۔[27]

چنانچہ غربت وافلاس اور بے روزگاری کے خاتمہ کے لیے علم وہنر کے جدید طریقوں کو اختیار کرنا ہو گا۔ تعلیمی اور فنی اداروں کی استعداد کو بڑھانا ہو گا۔ زراعت، صنعت وحرفت، تجارت اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہو گا تاکہ اس مملکت کی معیشت بہتر ہو اور عوام خوش حال ہوں۔ نیز ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے خلاف حکومت کو سخت ایکشن لینا ہو گا اور انہیں نشان عبرت بنانا ہو گا تاکہ کوئی بھی شخص عوام کی جیبوں پر ناجائز وحرام طریقے سے ڈاکہ نہ ڈال سکے۔

کرپشن کے خاتمہ کی حکمت عملی سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے مالی بدعنوانی (Corruption) کو حرام قرار دیا ہے اور سخت ناپسند فرمایا ہے۔ ناحق طریقہ سے دوسروں کا مال کھانا یا غصب کرنا دائمی عذاب کا باعث ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا۔وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا[28]

"اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقہ سے نہ کھاؤ۔ سوائے اس صورت کے کہ تمھارے درمیان تجارت کے معاملہ میں رضامندی ہو۔ اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر رحم فرمانے والا ہے۔ اور جو کوئی زیادتی اور ظلم سے ایسا عمل کرے گا تو ہم عنقریب اسے آگ میں جھلسائیں گے اور یہ کام اللہ کے لیے بہت آسان ہے"۔

مسلم حکمران اور اہل منصب کی منصبی ذمہ داری ہے کہ وہ امور سلطنت کو پوری دیانت داری کے ساتھ انجام دیں۔ قومی خزانے کے معاملات کو شفاف رکھیں اور عوام کا پیسہ عوام پر ہی خرچ کریں۔ لیکن عام مشاہدہ ہے کہ صاحبانِ منصب واقتدار میں مالی بدعنوانی عروج پر ہوتی ہے۔ عوامی دولت جو بطور امانت حکومتِ وقت کے پاس ہوتی ہے اس میں حد درجہ خیانت کی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس حوالہ سے واضح تنبیہات جاری کی ہیں۔

---

[27]۔ امام ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، السنن، دار لکتب العربی، بیروت 1438ھ، حدیث 2155

[28]۔ سورۃ النساء: 29۔30

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ سے سنا: "جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا حاکم بنایا ہو اور وہ ان کے حقوق میں خیانت کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا"۔[29]

مسلم معاشرہ میں حکمرانوں اور اہل کاروں کا رشوت کا بازار گرم رکھنا بدترین جرم ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی ہے"۔[30]

پاکستان سے کرپشن کا خاتمہ تبھی ممکن ہے جب ہم کرپشن کرنے والوں پر تنقید کے ساتھ ساتھ اپنے گریبان میں بھی جھانکیں اور اپنے ارد گرد ہونے والی کرپشن کو بھی روکنے کی کوشش کریں۔ ہمارا دینی و قومی فریضہ ہے کہ ہم رشوت دینا بند کر دیں۔ ہم اپنے جائز کاموں کے لئے بھی رشوت دینے پر اس لیے آمادہ ہو جاتے ہیں تاکہ ہمارا کام لائن میں لگے بغیر آسانی سے ہو جائے اور یوں ہم بھی اس کرپشن کا حصہ بن جاتے ہیں۔ رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں ہی برابر کے ذمہ دار ہیں۔ جب ہم رشوت دینا چھوڑ دیں گے اور اپنے کاموں کے لئے قانونی طریقہ کار اختیار کریں گے تو بڑی حد تک کرپشن میں کمی آجائے گی۔ نیز حکمرانوں پر لازم ہے کہ ملک کا سیاسی نظام بہتر کریں تاکہ کرپشن سے پاک معاشرے کی تشکیل ہو سکے۔

آفات سے نمٹنے کی حکمت عملی سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

کورونا وائرس کی عالمی وبا سے 2021ء میں چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد 2022ء میں شدید بارشوں کی وجہ سے پاکستان میں سیلاب آیا جس سے بے پناہ تباہی ہوئی۔ ایسے مواقع پر جہاں انفرادی و اجتماعی طور پر توبہ و استغفار لازم ہے وہیں آفت میں گھرے ہوئے انسانوں کی بلا تفریق مذہب مدد کرنا بھی اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایسے حالات میں اللہ کی مخلوق کی مدد کر کے پوری عالم انسانیت کے لیے اسوہ حسنہ فراہم کیا ہے۔ ابن عابدین شامی نے لکھا ہے: "ایک سال مکہ مکرمہ کے لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ابو سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ کو پانچ پانچ سو دینار بھیجے تاکہ وہ اہل مکہ کے ضرورت مندوں اور محتاجوں میں تقسیم کریں"۔[31]

---

[29]۔ امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح، دار لکتب العربی، بیروت 1438ھ،، کتاب الایمان، باب استحقاق الولی الغاش لرعیتہ النار، حدیث 363

[30]۔ امام احمد بن حنبل، المسند، دار المعرفہ، بیروت، 1422ھ، ج3، ص822

[31]۔ شامی، علامہ محمد امین ابن عابدین، رد المحتار علی الدر المختار، دار الکتب العربی، بیروت، 1428ھ، ج2، ص342

صنعت وتجارت کے فروغ کی حکمت عملی سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

صنعت اور تجارت آپس میں مربوط اور لازم وملزوم ہیں۔ صنعت کے لئے تجارت انتہائی ضروری ہے۔ مثلاً شکر کی صنعت، اس میں گنے کے کسان اور وہ سب کارخانہ دار آ جاتے ہیں جو شکر اوراس سے بننے والی تمام مصنوعات مثلاً گُڑ، شکر، چینی اور دیگر مصنوعات جو اس سے متعلقہ ہیں کے بنانے سے وابستہ ہیں اوران تمام کا تعلق تجارت سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے افضل انبیائے کرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو صنعت وحرفت اور تجارت کا ہنر سکھایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "حضرت داؤد زرہ بناتے تھے، حضرت آدم کھیتی باڑی کرتے تھے، حضرت نوح بڑھئی کا کام کرتے تھے، حضرت ادریس درزی کا کام کیا کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہم السلام بکریاں چراتے تھے"۔[32]

درج بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیائے کرام نے کوئی نہ کوئی کسب مال کا ذریعہ اپنایا اور اپنے عمل سے اپنی قوم کو کسب معاش کی ترغیب دلائی تاکہ تمام لوگ کوئی نہ کوئی کام کر کے نہ صرف اپنے لئے کسب مال کریں بلکہ مختلف لوگوں کے مختلف کام کرنے سے تمام قوم کی مشترکہ ضرورتیں پوری ہو جائیں گی اور اس طرح معاشرے میں امن بھی قائم ہو سکے گا اور مساوات کے ساتھ روزگار کے مواقع بھی۔

تجارت انسانی روزگار اور معاشی ترقی کا اہم ذریعہ ہے۔ قرآن کریم نے تجارت کے کچھ قواعد وضوابط متعین کیے ہیں جن پر عمل کرنے والا اجر کا مستحق ہو گا اور حکم عدولی کا مرتکب سزا کا مستوجب ہو گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا۔[33]

"اے ایمان والو نہ کھاؤ اپنے مال آپس میں ناجائز طریقہ سے مگر یہ کہ تجارت ہو تمہاری باہمی رجامندی سے اور نہ ہلاک کرو اپنے آپ کو بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والا ہے"۔

---

[32]۔ امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ، حدیث 1966

[33]۔ سورۃ النساء: 29

نبی کریم ﷺ نے دیانتدار تاجر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: "سچا اورامانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شھداء کے ساتھ ہو گا"۔[34]

مسلمان اپنے تجارتی معاملات جس طرح دیگر مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں اسی طرح غیر مسلم افراد کے و ممالک کے ساتھ بھی کر سکتے ہیں۔ البتہ غیر مسلموں کے ساتھ تجارتی معاملات شرعی حدود میں رہتے ہوئے کیے جانے چاہییں۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ سے اس سلسلہ میں رہنمائی ملتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "حضوراکرم ﷺ نے ایک یہودی سے ایک مدت کے لیے غلہ خریدااور اس کے پاس اپنے لوہے کی ذرہ رہن رکھی"[35]۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں محنت اور کھیتی باڑی کریں۔ انہیں حاصل ہونے والی پیداوار کا آدھا حصہ دیا جائے گا۔[36]

قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں پاکستان کو معاشی استحکام سے ہم کنار کرنے کے لیے حکومت پاکستان عوامی مفاد کو سامنے رکھ کر مسلم وغیر مسلم ممالک کے ساتھ تجارت کو بڑھائے۔ برآمدات میں اضافہ کیاجائے۔ افرادی قوت کو بیرون ممالک روزگار کے لیے سہولیات فراہم کرے۔

خلاصہ

پاکستان اس وقت شدید سیاسی، معاشی اوراخلاقی مسائل سے دوچار ہے۔ مہنگائی، بے روزگاری اور غربت نے عوام کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔ روپے کی بے قدری اورڈالر کی بلندی نے ہر پاکستانی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ اشیائے خوردونش کی ہوش ربا قیمتوں نے اشیائے ضروریہ کو انسانی پہنچ سے دور کر دیا ہے۔ آئی ایم ایف کی طرف سے قرض کی اقساط نہ ملنے سے پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر بری طرح گر چکے ہیں۔ اس پر طرفہ تماشایہ ہے کہ ہر روزایک نیاسیاسی بحران عوام کے دردِ سر بن چکاہے۔ افراتفری اوربے چینی کاعالم ہے۔ کسی کو غریب عوام اور پاکستان کی سالمیت کی فکر نہیں ہے۔ دہشت گردی کی لہر دوبارہ اٹھ چکی جسے پاک فوج کے جرات مند جوان ختم کرنے کے لیے میدان عمل میں اترے ہوئے ہیں۔ ستر ہزار سے زائد شہدا کی قربانیاں رائیگاں نہ ہوجائیں اس لیے دھرتی کے بیٹے دھرتی کی حفاظت میں اب بھی جانوں کے نذرانے دے رہے ہیں۔ اس صورت حال میں پوری

---

[34]۔ امام دارمی، ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن، السنن، دار لعلم، بیروت، 1428ھ، کتاب البیوع، باب فی التاجر الصدوق، حدیث 2575

[35]۔ امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب البیوع، باب الشراء بالنسیئۃ، حدیث 2068

[36]۔ امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الشرکہ، باب مشارکۃ الذمی والمشرکین فی المزارعۃ، حدیث 4299

قوم ،مقننہ،عدلیہ ،حکومت ،ہر فرداور ہر ادارہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملکی سلامتی ،خوش حالی اور معاشی ترقی کے لیے جامع کردار ادا کرے۔

معاشی استحکام کے لیے تجاویز

1۔سیاسی استحکام

پاکستان کے مسائل کی سب سے بڑی وجہ سیاسی عدم استحکام ہے۔سیاسی انتشار کی وجہ سے ہی تمام بحران پیدا ہوتے ہیں۔اس لیے ضروری ہے کہ ملک میں آئین کی بالادستی ہو، قانون اور عدل کی حکمرانی ہو، عوامی ووٹ کی اہمیت ہو، آمریت کا خاتمہ ہو، جمہوریت وشورائیت کو رواج دیا جائے، پارلیمانی نظام سیاست کو فروغ دیا جائے، تعلیم یافتہ بااخلاق اور عقل مند عوامی قیادت تیار کرنے کے لیے عوامی شعور بیدار کیا جائے۔

2۔زکوٰۃ عشر اور ٹیکسوں کے نظام میں شفافیت

حکومت پاکستان اپنے دستیاب وسائل مثلاً زکوٰۃ، عشر،اوقاف ،ٹیکسوں اوراندرونی وبیرونی قرضوں کے ذریعے رقوم اکٹھی کرتی ہے۔پھر یہ رقوم عوام پر مختلف مدات میں خرچ کرتی ہے۔ لیکن ایک پہلو ایسا بھی ہے جس پر حکومت کو سوچنا چاہیے وہ یہ کہ عوام زکوٰۃ، عشر،اوقاف، ٹیکسوں کی مدات میں حاصل ہونے والی آمدن اور خرچ کے سلسلہ میں کسی بھی حکومت پر اعتبار نہیں کرتے۔ ایک حکومت کے بعد جب دوسری حکومت آتی ہے تو سابقہ حکومت پر الزامات لگاتے لگاتے اپنا وقت پورا کرکے چلی جاتی ہے لیکن عوام کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔عوام اس وجہ سے کسی بھی حکومت پر اعتبار نہیں کرتے اور زکوٰۃ وعشر کی رقوم یا اموال قومی خزانہ میں جمع نہیں کراتے ۔اسی طرح عوام براہ راست ٹیکس بھی ادا نہیں کرتے۔ چنانچہ حکومت کو ایسا شفاف نظام وضع کرنا چاہیے جس کی وجہ سے عوام کا اعتماد بحال ہو۔

3۔سودی نظام معیشت کا خاتمہ

سودی نظام معیشت اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کے ساتھ اعلان جنگ ہے[37]۔ آئین پاکستان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ریاست وحکومت سودی نظام سے پاک معیشت کے لیے کوشش کرے اور وفاقی شریعت عدالت نے بھی فیصلہ دیا ہے کہ ریاست وحکومت پاکستان سودی نظام کو ختم کرے[38]۔ لیکن افسوس کہ عمل درآمد کی

---

[37] ۔سورۃ البقرہ:275۔279

[38]- S-P 30-L 1990, Riba Case 28.04.2022

کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کوئی مانے یا نہ مانے جب تک یہ نظام جاری رہے گا اس ملک میں معاشی استحکام نہیں آئے گا۔اس لیے ریاست و حکومت کو سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلے کو حل کرنا ہو گا۔

4۔دستیاب ملکی وسائل کا صحیح استعمال

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو ہر نعمت سے مالا مال کیا ہے یہ نعمتیں ملکی وسائل ہیں اور ان سے استفادہ کی درج ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں:

- پاکستان میں چار موسم ہیں اور موسموں کے اعتبار سے مختلف فصلیں ہیں۔پاکستان زرعی ملک ہے اور کئی اجناس میں خود کفیل ہے۔اگر حکومت اس طرف توجہ کرے اور ترقی یافتہ ممالک کی حکمت عملی پر غور کرے تو اس شعبہ کو ترقی دے کر برآمدات میں اضافہ کر سکتی ہے۔اس طرح پاکستانی معیشت ترقی حاصل کر سکتی ہے۔
- پاکستان میں بڑے بڑے گلیشیر،دریا ،جھیلیں ،خوب صورت وادیاں، حسین نظارے،سمندر اور دو بندر گاہیں ہیں۔ ان سب سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ڈیم بنائے جا سکتے ہیں۔ توانائی سمیت دیگر ضروریات پوری کی جا سکتی ہیں۔ سیر و سیاحت کو فروغ دے کر معیشت کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔
- اس وقت پاکستان کی زیادہ تر آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی عطا ہے۔ ان نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم اور جدید فنی تربیت دے کر نہ صرف پاکستان میں بلکہ بیرون ممالک میں بھی روزگار کے مواقع فراہم کیے جا سکتے ہیں۔
- پاکستان میں صنعتیں بہت کم ہیں اور سی پیک اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکستانیوں کے لیے ایک تحفہ ہے۔ سی پیک کے روٹس پر انڈسٹریل زونز بنا کر چھوٹی بڑی صنعتیں لگائی جا سکتی ہیں اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے جا سکتے ہیں۔
- پاکستان میں سونا،چاندی ،سلور،تانبا،کوئلہ ،سوئی گیس اور دیگر قیمتی معدنیات موجود ہیں۔ان معدنیات کے لیے جدید انڈسٹری لگائی جا سکتی ہے اور معیشت کو بہترین بنایا جا سکتا ہے۔

درج بالا تمام تجاویز پر نیک نیتی اور اچھی منصوبہ بندی سے عمل کر کے پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا جا سکتا ہے۔